© rasailojaraid.com

غزل

پروفیسر خالد شبیر احمد
فیصل آباد

ہے دانشِ افرنگ ہی غارت گرِ حالات
ہر فتنۂ ارضی پہ ہیں ثبت اس کے نشانات

پہنچی نہ مگر ایک نظر سوزِ نہاں تک
لکھنے کو کر بیٹھے ہیں سر، ساری مہمات

خوں پی کے غریبوں کا روساء، اُمراء سب
رہتے ہیں مگر اپنی تمناؤں میں دن رات

انسان پہ انساں کی حکومت کا ہے ثمرہ
مشکل جو ہوئے آج کے انسان پہ اوقات

چہرے پہ مُروّت ہے مگر دل میں کدُورت
ذہنوں پہ کمینوں کے مسلّط ہے سیہ رات

کرتے ہیں مُساوات کی تلقین اِدھر تو
تعمیر کراتے ہیں اُدھر شیش محلّات

لاتی ہے نیا جال نئے ڈھنگ سے کیسے
ان خانہ خرابوں کی چکاچوند مدا رات

دل زہر کا پیالہ ہے، زباں قند کا ساغر
اس دور کے آذر کی ہیں کیا خوب کرامات

اغیار کی تقلید میں راہ چھوڑی ہے اپنی
بڑھتی ہی چلتی جاتی ہے جو تلخیٔ حالات

اس مغربی تہذیب سے کرتا ہوں میں نفرت
ہے یاد مجھے معرکۂ ترکِ موالات

نبا ان کی نہ مسکین اداؤں پہ تو خالد
"پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات"

© rasailojaraid.com